احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۷۸ | منگل ۳۰۔ صفر ۱۴۱۵ھ ۔ ۹۔ ظہور ۱۳۷۳ ہش ۔ ۹۔ اگست ۱۹۹۴ء

مخلوقِ خدا کے ساتھ ہمدردی جزوِ ایمان ہے

مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے۔ اور ابناء جنس اور مخلوق خدا کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شئے ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کو اپنی حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہئے۔ اَحَقّ بالا مٰن وہی لوگ ہیں جو خدا کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی ماہیت و حقیقت کو حوالہ بخدا کرتے ہیں۔ اب دیکھو چار چیزیں غیر مرئی بیان ہوئی ہیں۔ خدا' ملائک' ارواح' شیطان۔ یہ چاروں چیزیں لَاْیُدْرَکْ ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ان میں سے خدا اور روح کو تو مان لیا جائے اور ملائک اور شیطان کا انکار کیا جائے؟ اس انکار کا نتیجہ تو رفتہ رفتہ حشرِ اجساد کا انکار اور الہام کا انکار اور خدا کا انکار ہوگا اور ہوتا ہے۔ بسا مرتبہ انسان نیکی کا ارادہ کرتا ہے مگر اسے جذبات کہاں سے کہاں لے جاتے ہیں اور باوجود عقل اور سمجھ کے بے اختیار سا ہو کر فسق و فجور میں گرتا ہے۔ یہ کشاکش کیا ہے۔ خدا نے انسان کو اس مسافر خانہ میں بڑے بڑے قویٰ کے ساتھ بھیجا ہے۔ چاہئے کہ یہ ان سب سے کام لے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۵۴۰ و ۵۴۱)

اللہ کے رستہ کی طرف لانا اللہ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

قومی ترقی کے لئے اصلاح و ارشاد بڑا ذریعہ ہے بلکہ یہ ترقی حاصل کرنے کا بڑا عجیب ذریعہ ہے۔ ایک تو یہ مصائب ٹال دیتا ہے اور دوسرے یہ سود در سود ہو کر واپس ملتا ہے۔ ایسے لوگوں کو فائدے ہی فائدے ہیں۔ ان کا مال بڑھتا ہی ہے کم نہیں ہوتا۔ کیونکہ جو ترقی اور فائدہ خدا کی طرف سے آتا ہے وہ ستر گنا کے قریب ہوتا ہے۔ اس سے پہلی بات تو یہ ہوگی کہ جماعت بڑھے گی پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں اس کو اور بڑھاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے رستہ کی طرف لانا اللہ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ جن قوموں نے اس کام کو اپنے ہاتھوں میں لیا ہے۔ وہ کبھی ذلیل و رسوا نہیں ہوئیں۔ بلکہ وہ کامیاب اور مظفر و منصور ہی ہوئی ہیں۔ جب خدا تعالیٰ ترقی کا وعدہ کرتا ہے تو پھر اور کون اسے روک سکتا ہے۔

اس وقت ہماری جماعت نے خدا تعالیٰ کے پیغام کو ساری دنیا میں پہنچانے کا ذمہ لیا ہے۔ لیکن ہماری جماعت میں بھی بعض ایسے لوگ ہیں جو یہ کہہ دیتے ہیں کہ لوگ ہماری بات کو نہیں سنتے' اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ اس راہ میں کوشش کرتے ہیں وہ ضرور کامیاب ہوتے ہیں بلکہ اس آیت میں یہ بھی فرمایا (-) ان کی کوششیں کامیاب ہوتی ہیں۔ اور ان کو ان کوششوں کا بدلہ دیا جاتا ہے۔ خواہ کوئی (ایمان لانے والا ہو) یا نہ ہو مانے یا مانے۔ اس آیت میں یہ الفاظ نہیں کہ اگر کوئی (ایمان لانے والا) ہی ہو تو تب تمہیں بدلہ دیا جائے گا بلکہ یہ فرمایا کہ جو کوشش کرے گا اسے بدلہ دیا جائے گا۔ خواہ کوئی اس کی بات کو مانے یا نہ مانے۔

(از خطبہ ۲۸۔ جنوری ۱۹۱۶ء)

ضروری اعلان

○ قواعد وصیت کا قاعدہ نمبر ۵۲ تبدیل ہو گیا ہے۔ تبدیل شدہ قاعدہ کے مطابق ایسے موصی صاحبان/موصیات جو اپنی جائیداد کا حصہ جائیداد ادا کر کے سرٹیفکیٹ لے چکے ہیں' ان کو بھی اپنی جائیداد کی آمد سے حصہ آمد بشرح ۱۶/۱ ادا کرنا لازمی ہو گا۔ (آمد از کرایہ مکان' دوکان' زرعی زمین وغیرہ) ترمیم شدہ قاعدہ نمبر ۵۲ یہ ہے۔

"جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی"۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

مدرستہ الحفظ / عائشہ دینیات کلاس

○ مدرستہ الحفظ اور عائشہ دینیات کلاسز موسمی تعطیلات کے بعد ۱۶۔ اگست سے کھل رہے ہیں۔ طالبات سابقہ وقت کے مطابق حاضر ہو جائیں۔ نیز عائشہ دینیات کلاس میں سال اول کا داخلہ بھی ہو گا جو ۲۲۔ اگست تک جاری رہے گا۔ اس کلاس میں میٹرک' ایف۔ اے اور بی۔ اے پاس طالبات داخلہ کی مجاز ہیں۔ نصاب اور جملہ معلومات داخلہ کے وقت فراہم کر دی جائیں گی البتہ طالبات قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا شروع کر دیں۔

پرنسپل عائشہ دینیات کلاس

بازیافتہ کاپی

○ گولبازار سے اقصیٰ چوک کی طرف جاتے ہوئے موٹر سائیکل کی ایک عدد کاپی گری ہوئی ملی ہے۔ جس صاحب کی ہو وہ دفتر صدر عمومی سے آکر حاصل کر لیں۔

صدر عمومی
لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

ادائیگی واجبات بلدیہ ربوہ

○ بلدیہ ربوہ کے واٹر ریٹ و ترقیاتی ٹیکس کے علاوہ دیگر ٹیکسز کے واجبات اہالیان ربوہ کے ذمہ واجب الوصول ہیں جن کی ادائیگی کرنا ضروری ہے۔

لہٰذا اس سلسلہ میں درخواست ہے کہ تمام محلہ جات کے صدران اپنے حلقہ میں اس امر کا اعلان کروائیں کہ جن افراد کے ذمہ واٹر ریٹ بل و ترقیاتی ٹیکس کے علاوہ دیگر ٹیکسز واجب الادا ہیں وہ فوری طور پر بلدیہ کے فنڈ میں جمع کروائیں بصورت دیگر نادہندگان کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(چیف آفیسر ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ۔ پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۹- ظہور ۱۳۷۳ ہش ۹- اگست ۱۹۹۴ء

پولیتھین بیگ

دنیا بھر میں چھپنے والے رسالوں میں سے غالباً سب سے زیادہ چھپنے والے ایک رسالہ میں جو امریکہ سے شائع ہوتا ہے ایک اشتہار نظر سے گذرا۔ پورے صفحہ کا۔ درحقیقت یہ اشتہار نہیں تھا بلکہ نصیحت نامہ تھا۔ اس میں لکھی گئی تمام باتوں کا تعلق پولیتھین بیگ سے تھا۔ آپ حیران ہوں گے کہ سب سے زیادہ چھپنے والے رسالہ میں پورے صفحہ کا نصیحت نامہ صرف پولیتھین بیگ کے متعلق۔ بات یہ ہے کہ جب سے پولیتھین بیگ کا رواج پڑا ہے اس کی اتنی بہتات ہوتی چلی جارہی ہے کہ سمجھ نہیں آتا کہ اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ آپ سبزی خریدیں تو دوکاندار سبزی الگ الگ پولیتھین بیگ میں ڈال کر چارپانچ بیگ آپ کے ہاتھ میں تھمادیتا ہے۔ اور جب آپ گھر آکر ان سبزیوں کو بیگوں سے نکالتے ہیں تو یہ بیگ ٹھکانے لگانے کا مسئلہ بن جاتا ہے۔ اور روزانہ اسی طرح بیگ گھر میں آتے ہیں تو مشکل بڑھتی چلی جاتی ہے۔ صحن میں اڑتے پھرتے ہیں۔ میزوں پر بکھرے ہوتے ہیں۔ اور گھر سے اٹھائے گئے کوڑا کرکٹ کے ساتھ۔ گلیوں اور سڑکوں پر ان کی بہتات ہو جاتی ہے۔

اور جہاں تزئین کمیٹیاں کوڑا کرکٹ ڈالنے کے لئے ڈرم رکھواتی ہیں وہاں ڈرم میں تو ہوتے ہی ہیں اس سے زیادہ ڈرم کے باہر اڑتے پھر رہے ہوتے ہیں اور اس طرح ہر طرف یہ بیگ ہی بیگ نظر آتے ہیں۔ گذشتہ دنوں کسی نے کہا تھا انہیں جلادیا کریں۔ ان کے جواب میں ایک اور مشورہ مل گیا کہ ان کا جلانا خطرناک ہے۔ جلانے سے جو گیسیں پیدا ہوتی ہیں وہ مضر صحت ہیں۔ کسی اور نے کہا زمین میں دبادیئے جائیں لیکن کتنے اور کب کب گڑھے کھودے جائیں کہ ان بیگوں کو دبایا جائے۔

امریکہ سے چھپنے والے رسالے میں۔ جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ یہ مشورہ دیا تھا کہ ایک مضبوط سا پولیتھین بیگ گھر میں رکھیں اور سودا خریدنے کے لئے جائیں تو بجائے اس کے کہ دکاندار ہر سودا الگ الگ بیگوں میں ڈال کر پانچ سات بیگ آپ کے ہاتھ میں تھمادے آپ اس بڑے۔ مضبوط۔ گھر سے لے جائے گئے بیگ میں سارا سودا ڈلوالیں۔ گھر آکر اسی بیگ کو سنبھال کر رکھ لیں اور روزانہ یہی بیگ استعمال کریں۔ اس طرح نہ زیادہ بیگ آپ کے گھر آئیں گے نہ گھر میں یہ بیگ بکھرے پڑے ہوں گے اور نہ گلیوں اور سڑکوں پر بے ہنگم طریق پر اڑنے پھرنے کا موقع ملے گا۔ کتنا اچھا مشورہ ہے۔ اس رسالہ میں اس مشورہ کے شائع کرنے سے بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ مسئلہ صرف ہمارا نہیں عالمگیر ہے۔ چھوٹے ملک ہوں یا بڑے ملک ان پر پولیتھین بیگ اس طرح چھاگئے ہیں کہ اب کچھ کئے بغیر گذارا نہیں۔

پس آیئے ہم اس طریق کو اختیار کریں اور پولیتھین بیگ سے نہ گھروں کو گندہ کریں اور نہ گلیوں اور سڑکوں کو۔ مشورہ بہت اچھا ہے ہم سب کے کام کا ہے۔

پولیتھین بیگ کے علاوہ بھی صفائی کی ضرورت رہتی ہے گھر بھی صاف رکھئے اور گھر کے سامنے اپنی گلی کا کچھ حصہ بھی صاف رکھئے۔ آج ہی صبح ٹی وی پر سنا ہے کہ چین میں لوگ گھر میں جھاڑو دے کر گلی کے اس حصہ پر بھی جھاڑو دیتے ہیں جو ان کے مکان کے سامنے ہوتا ہے۔ اگر چین ایسا کرسکتا ہے تو یقیناً ہم بھی ایسا کرسکتے ہیں اور ہمیں ایسا کرنا چاہئے۔

اس مَیلی نظر سے تو بگڑ جاتا ہے چہرہ
یہ طرزِ تخاطب ترے لب پر نہیں بجتا
کچھ ہونٹوں پہ سج جائے تو یہ ان کی انا ہے
لیکن مجھے معلوم ہے سب پر نہیں بجتا

ابوالاقبال

آنسو نے کہا مجھ سے نفرت کی سزا آنسو

کب کب نہ دُکھا یہ دل۔ کب کب نہ بہے آنسو
تو کس لئے بہتا ہے آنسو سے کہے؟ آنسو!
آنسو نے کہا مجھ سے نفرت کی سزا آنسو
پائی تھی اگر نفرت اب خوب بہا آنسو!
نفرت کی ہر اک ندّی پستی کی طرف بہتی!
گُم اپنے خیالوں میں اطراف سے کیا کہتی
پستی کی طرف بہہ کر اپنا نہیں کچھ چھوڑا
اپنے ہی کناروں سے خود اپنا ہی سر پھوڑا!!!
روتی ہوئی اس ندی میں ناؤ نہیں کوئی
نفرت سے بڑا دل کا بس گھاؤ نہیں کوئی!
پتھر کے کسی بت میں کچھ شان نہیں ہوتی
کتنا بھی سجا ڈالو۔ کچھ جان نہیں ہوتی!
پتھر کے حسیں بت میں انگارے بھرے کوئی
انگاروں پہ پھر لوگو۔ کچھ پھول دھرے کوئی
ان پھولوں کا خود سوچو انجام بھلا کیا ہو
انگاروں کے اوپر پھر جو پھول جلا؟ کیا ہو
بچھّو کوئی کاٹے تو اک آگ سی لگتی ہے
ان آگ کے شعلوں کو اک آگ نگلتی ہے
پاؤں سے شروع ہو کر چوٹی سے نکلتی ہے
یہ آگ ہے وہ بھٹی نفرت جہاں پلتی ہے
انسان کی ہستی پھر اس آگ میں جلتی ہے
بل کھاتے ہوئے زہری اک ناگ میں ڈھلتی ہے
نفرت کو مٹا ڈالو۔ یہ ناگ جلا ڈالو
بہتی ہوئی ندی پر اک پُل ہی بنا ڈالو
کوشش سے بنا ڈالو ہلکی سی ہی اک ناؤ
مر جائے گا یہ بچھّو بھر جائے گا یہ گھاؤ
نفرت کے ہر اک بت کو پتھر سے کچل آؤ
اس آگ کی بھٹی سے کچھ دور چلے جاؤ
موتی سے کہیں تُل کر بک جائیں گے یہ آنسو
دل میں بھی سکوں ہوگا رک جائیں گے یہ آنسو!!

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں

آج کا جمعہ امسال آخری جمعہ ہے جو ہمیں اکٹھے پڑھنے کی توفیق عطا ہو رہی ہے۔ عام طور پر اس جمعہ میں موضوع وقف جدید ہوا کرتا ہے لیکن روایت یہ چلی آرہی ہے کہ ضروری نہیں کہ سال کے آخری جمعہ کو وقف جدید کے لئے وقف رکھا جائے بلکہ اگلے سال یعنی آئندہ آنے والے سال کے پہلے جمعہ میں بھی بعض دفعہ وقف جدید کے موضوع پر خطبہ دیا جاتا ہے۔ چونکہ میں نے نماز سے متعلق مضمون شروع کر رکھا ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ آج کے خطبے میں نماز ہی کے مضمون کو جاری رکھا جائے۔ اگر خدا کے فضل کے ساتھ ختم ہو جائے تو پھر آئندہ جمعہ وقف جدید کے موضوع پر خطبہ دیا جائے گا اور پھر دوبارہ (اللہ نے چاہا تو) اسی موضوع کی طرف واپس آسکتے ہیں۔ اگر ختم ہو گیا تو پھر واپس آنے کی ضرورت نہیں۔ اگر نہ ختم ہو سکا تو پھر (اللہ نے چاہا تو) دوبارہ اسی موضوع کی طرف واپس آجائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی صفت مالکیت کی وسعت

(وہ جزا سزا کے وقت کا مالک ہے) سے متعلق میں نے بتایا تھا کہ لفظ مالک میں خدا تعالیٰ کا ہر چیز پر قادر ہونا بھی داخل ہو جاتا ہے۔ ہر چیز کا مالک ہونا بھی داخل ہو جاتا ہے اور ہر چیز پر اس کی بادشاہت کا مضمون بھی صادق آتا ہے۔ اس سلسلے میں یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ پہلی تینوں صفات یعنی رب، رحمان اور رحیم مالکیت کے ساتھ مل کر اور زیادہ وسعت اختیار کر جاتی ہیں۔ اگر مالکیت سے الگ ان کا تصور کیا جائے تو خدا تعالیٰ کی ذات میں ایک نقص واقعہ ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ اس مضمون کو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اسلام اور عیسائیت کے موازنے کی گفتگو میں بیان فرمایا۔ عیسائیت کے نزدیک خدا تعالیٰ رب بھی ہے، رحمان بھی ہے، رحیم بھی لیکن اس کے باوجود معاف نہیں کر سکتا کیونکہ مالک کا کوئی تصور بائبل نے اس رنگ میں پیش نہیں فرمایا جیسے قرآن کریم نے خدا تعالیٰ کی مالکیت کا تصور پیش فرمایا۔ پس اس مضمون کو آپ انسانی معاملات میں اور تجارب پر چسپاں کر کے دیکھیں تو بات بالکل واضح ہو جائے گی۔ ایک جج کرسئ انصاف پر بیٹھتا ہے اس میں ربوبیت کی صفات بھی ہیں، رحمانیت کی صفات بھی ہیں، رحیمیت کی صفات بھی ہیں مگر چونکہ نہ وہ قانون کا مالک ہے نہ دوسری سب چیزوں کا مالک ہے اس لئے جہاں معاملات کا فیصلہ انصاف کی رو سے کرنا ہو گا اس کی قوت فیصلہ انصاف کے دائرے میں ہی محدود رہے گی۔ ایک ذرہ بھی وہ انصاف سے باہر نکل کر ان معنوں میں فیصلہ نہیں دے سکتا کہ قانون کو اپنا لے یعنی نیا قانون جاری کر دے۔ ایسی تقدیر بنا لے جس کے نتیجے میں جس سے وہ رحمانیت کا سلوک کرنا چاہے اس کے حق میں فیصلہ دے سکے اور اسی طرح کسی کی چھینی ہوئی چیز کسی کو بخش نہیں سکتا کیونکہ وہ مالک نہیں ہے اور اپنی طرف سے کچھ دینے کا اس کو اختیار نہیں تو یہی وجہ ہے کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس موضوع کو بہت ہی اہمیت دی اور بڑی تفصیل سے اس موضوع پر بحثیں فرمائیں۔ آپ نے بتایا کہ اس خدا کو جو مالک نہ ہو یقیناً اسی طرح Behave کرنا چاہئے یا اس طرح اس سے معاملات کرنے چاہئیں جس طرح عیسائیت کے خدا کا تصور ہے کہ اگر انسان گناہ کرے تو اس لئے معاف نہیں کر سکتا کہ اس کی عدل کی صفت کے خلاف ہے اور عدل سے باہر وہ جا نہیں سکتا۔ اس لئے اس مسئلے کا حل یہ نکالا کہ اپنے یعنی مزعومہ بیٹے کو جس کے متعلق عیسائیت کا عقیدہ ہے کہ وہ خدا کا بیٹا تھا' اسے قربان کر دیا اور اس کے بدلے باقی بنی نوع انسان کے گناہ بخش دیئے۔ یہ ایک الجھا ہوا اور بڑا لمبا مضمون ہے جس کی تفاصیل میں جانے کا یہاں موقعہ نہیں مگر اصل روک جو ان کے ذہنوں میں ہے وہ یہی ہے یعنی عیسائیوں کے ذہنوں میں کہ کیوں خدا معاف نہیں کر سکتا اس لئے کہ وہ محض عادل ہے اور مالک نہیں ہے۔ اس طرح ملک نہیں ہے اور قانون سازی کے اختیار نہیں رکھتا۔ پس رب، رحمان اور رحیم یہ تین صفات بہت ہی حسین اور دلکش ہیں لیکن اگر مالک سے الگ رہیں تو محدود ہو جاتی ہیں لیکن مالک کے ساتھ جب مل جاتی ہیں تو پھر ایک عظیم الشان جلوہ دکھاتی ہیں جس کا کوئی کنارہ دکھائی نہیں دیتا۔ ان معنوں میں انسان تو مالک نہیں بن سکتا لیکن انسان خدا کی مالکیت کے کچھ نہ کچھ مزے چکھ سکتا ہے اگر وہ اپنی ملکیت میں لوگوں کو شریک کرے اور لوگوں کو معاف کرنے کی عادت ڈالے جیسا کہ مالک ہونے کی وجہ سے ہمارا رب ہمیں معاف کر دیتا ہے۔ پس یہ نہیں کہ مالکیت کی صفت سے ہم کچھ بھی حصہ نہیں لے سکتے۔ اپنے اپنے دائرے میں جس حد تک ہمیں خدا تعالیٰ نے کسی چیز کا مالک بنا رکھا ہے اس کا استعمال اسی رنگ میں کریں جیسے خدا مالک ہے اور اپنی ملکیت کا استعمال فرماتا ہے اور اس میں بخشش کا مضمون سب سے زیادہ نمایاں ہو کر ابھرتا ہے اور اپنی چیزیں دوسروں کو دینے کا مضمون بڑا نمایاں ہو کر نکلتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور رنگ بھی ہے جس میں ہم مالک بننے کی کوشش کر سکتے ہیں اور وہ مضمون ایک بہت ہی لطیف اور اعلیٰ درجے کا مضمون ہے۔ جس کی طرف حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ہمیں متوجہ فرمایا۔ مالک خدا کا تصور ہمیں بتاتا ہے کہ باوجود اس کے "کلیتہً" ہر چیز کا مالک اور ہر چیز پر پورا اقتدار رکھتا ہے اس کے باوجود بندوں کو اور دوسری چیزوں کو جو اس نے پیدا کی ہیں بعض دفعہ اس میں رنگ میں مالک بنا دیتا ہے کہ وہ اپنے زعم میں واقعۃً "مالک بن بیٹھتے ہیں اور مالک خود پیچھے ہٹ جاتا ہے اور روزمرہ اصل مالک دکھائی نہیں دیتا اور "کلیتہً" انسان کو یا جانوروں کو زندگی کی ہر قسم کو کتنا چاہئے اپنے اپنے چھوٹے سے دائرے میں بعض دفعہ اس طرح ملکیت عطا ہو جاتی ہے کہ زندگی کی وہ قسم جو بھی ہے وہ یہ سمجھتی ہے کہ میں ہی مالک ہوں اور کوئی نہیں اور بیچ میں داخل اندازی نہیں رہتی۔ یہ اس قسم کا مضمون ہے کہ عارضی طور پر معطی نے جس کو عطا کیا اس کو اس رنگ میں عطا کیا کہ گویا وہی مالک ہے اور اپنی مرضی اس سے اٹھا لی اور دوسرے کی مرضی کے تابع کر دیا۔ ان معنوں میں انسان اپنے رب سے ایک خاص سلوک کر سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو کچھ ہمیں دیا ہوا ہے جان مال عزت ہر چیز کا جس کا اقتدار خدا نے ہمیں دیا' جس کی ملکیت خدا نے ہمیں عطا فرمائی ہم اپنے رب کو اس طرح لوٹا دیں کہ اے خدا! تو نے جس چیز کا ہمیں مالک بنایا تھا ہم اس راز کو پا گئے ہیں کہ اصل مالک تو ہے۔ پس پیشتر اس کے کہ تو ہم سے واپس لے لے ہم طوعی پر محبت کے اظہار کے طور پر یہ تیرے حضور پیش کر دیتے ہیں۔ آج کے بعد جیسے بعد میں تو نے مالک بننا ہے ایسے آج بھی تو ہماری ان سب چیزوں کا مالک بن گیا ہے۔ اس مضمون کو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان بیان کرنے کے لئے استعمال فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کو تمام دوسرے انبیاء پر جو ایک عظیم فضیلت ہے وہ خصوصیت سے اس بات میں ہے کہ جس طرح آنحضرت ﷺ نے اپنا سب کچھ کلیتہً اصل مالک کو اسی دنیا میں لوٹا دیا اس طرح کسی انسان نے ایسا نہیں کیا یعنی باریک ترین جذبات کو بھی خدا کے سپرد کئے رکھا' اپنی مالکیت کے ہر حصے کو کلیتہً "خدا کے سپرد کر دیا۔ اپنی رضا کو کلیتہً خدا کے سپرد کر دیا۔ اپنی محبت کو اپنی نفرت کو' ہر چیز کو جس پر انسان کوئی قدرت رکھتا ہے اپنے رب کو واپس کر دیا کہ تو ہی حقیقی مالک ہے اس لئے آج میں یہ سب کچھ تیرے سپرد کرتا ہوں اور تیری رضا کے تابع میں ان چیزوں کو استعمال کروں گا۔ (-)

(سورۃ الانعام: آیت ۱۶۳) خدا نے اس راز کو خود کھولا۔ آنحضرت ﷺ شاید اس تفصیل سے بنی نوع انسان پر اپنا یہ مقام روشن نہ فرماتے مگر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ اے محمد! بنی نوع انسان کے سامنے اعلان کر کہ میں وہ ہوں جس نے اپنا سب کچھ خدا کے سپرد کر دیا ہے اور میرا ایک ذرہ بھی باقی نہیں رہا۔ (-) میری عبادتیں کیا' میری قربانیاں کیا' میری زندگی کا ہر حصہ' میری موت یعنی خدا کے راہ میں جو میں لحہ لحہ مرتا ہوں سب کچھ خدا کے لئے ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے فرمایا کہ جب تم وہ سب کچھ خدا کے سپرد کر دو جس کا مالک تمہیں بنایا گیا تھا تو پھر اللہ تعالیٰ اپنی ملکیت میں تمہیں شریک کر لیتا ہے اور ایک نئی شان کے ساتھ' "ایک نئی تخلیق کے ساتھ تم ابھرتے ہو اور ان معنوں میں آنحضرت ﷺ کو گویا اس تمام کائنات کی ملکیت میں خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت کے ذریعے شریک کر لیا' اپنی عطاء کے ذریعے شریک کر لیا جو خدا تعالیٰ کا تھا یعنی جو سب کچھ بندے کا تھا وہ اس نے خدا کے سپرد کر دیا اور خدا چونکہ احسان کرنے والوں کے احسان کی سب سے زیادہ شکر گزاری کرتا ہے اور احسان کو تسلیم فرماتا ہے۔ کوئی بندہ اس رنگ میں کسی کے احسان کو قبول نہیں کرتا جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے تو ایک رنگ میں بندے نے احسان کا سلوک کیا اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے احسان کا سلوک فرمایا اور کہا تو نے تو کچھ تیرا تھا مجھے دے دیا اب میرا جو کچھ ہے وہ تیرا ہو گیا۔ انہیں معنوں میں حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا (-) ہے کہ

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو کہ اے بندے اگر تو میرا ہو جائے یعنی اپنی مالکیت کو ختم کر کے سب کچھ مجھے واپس لوٹا دے تو اس کے بدلے میں جو سب کچھ میرا ہے وہ تیرا ہو جائے گا تو مالک کا لفظ ایک بہت ہی عظیم الشان صفت کی طرف اشارہ کرتا ہے جو ان معنوں میں ہر دوسری چیز پر حاوی ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت مالک کے ساتھ مل کر ایک نئی شان کے ساتھ دوبارہ ابھرتی ہے اور نئی شان کے ساتھ جلوہ دکھاتی ہے۔ پس جب ہم کہتے ہیں (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) تو اس میں صفت مالکیت خصوصیت کے ساتھ پیش نظر رہنی چاہئے اور ربوبیت' رحمانیت' رحیمیت ان سب کو مالکیت کی ذات میں اکٹھا کر کے پھر خدا کو مخاطب کرنا چاہئے کہ (-) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔

(ذوق عبادت اور آداب دعا ص ۷۵ تا ۷۹)

جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست و پا ہو جاتا ہے۔ ہرگز نہیں' بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے۔ سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

صادقہ فضل

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

صادقہ فضل اپنی کتاب بنات طیبات میں حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے متعلق مزید لکھتی ہیں۔

بچوں کی پرورش حضرت فاطمہؓ کے ہاں پانچ بچے پیدا ہوئے۔ حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ، حضرت محسنؓ اور دو بیٹیاں حضرت زینبؓ اور حضرت ام کلثومؓ۔ ان میں سے محسنؓ تو چھوٹی عمر میں ہی وفات پا گئے۔ حضرت فاطمہؓ نے اپنے بچوں کی بہت عمدہ تربیت فرمائی۔ خدا کی عظمت اور جلال بچوں کے دل میں ڈال دیا۔ بچوں کو کہانیاں بھی سنائیں تو قرآن کریم کی آیات سے۔ ایک روز آپ کی بڑی بیٹی قرآن مجید پڑھ رہی تھی۔ سر کھلا ہوا تھا۔ حضرت فاطمہؓ نے جب دیکھا تو فوراً چادر اوڑھائی اور کہا بیٹی خدا کا پاک کلام اور یوں ننگے سر۔ اس طرح حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کے دلوں میں اطاعت اللہ اور اطاعت رسول ﷺ کا جذبہ پیدا کیا۔

سادگی حضرت فاطمۃ الزہرا کی طبیعت میں بچپن ہی سے بہت سادگی تھی۔ شادی کے بعد تو گھر کے حالات بھی اچھے نہ تھے۔ کپڑے صاف ستھرے مگر سادہ پہنتی تھیں۔ اکثر کئی کئی پیوند لگے ہوتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی حضرت فاطمہؓ کو کوئی چیز آرائش و زیبائش کی نہیں دیتے تھے۔ اور نہ ہی یہ پسند فرماتے کہ تحفہ میں آئی ہوئی اس قسم کی زیب و زینت کی چیز حضرت فاطمہؓ کو دیں اور آپ ان کو استعمال کریں۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت علیؓ ان کے لئے ایک ہار سونے کا لائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب علم ہوا تو حضرت فاطمہؓ سے فرمایا فاطمہؓ! کیا لوگوں سے یہ بات سننا پسند کرتی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی آگ کا ہار پہنتی ہے۔ حضرت فاطمہؓ نے اس ہار کو بیچ دیا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے تو حضرت فاطمہؓ نے آپ کے استقبال کے طور پر گھر کے دروازے پر پردے لگوائے اور حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو چاندی کے کنگن پہنا دئے۔ جب آپؐ گھر تشریف لائے تو دنیاوی سامان دیکھ کر واپس چلے گئے حضرت فاطمہؓ سمجھ گئیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب ناپسند فرمایا ہے۔ آپ نے فوراً بچوں کے کنگن اتارے۔ پردہ بھی اتار دیا۔ بچے روتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بہت پیار کیا اور فرمایا تم میرے اہل بیت ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ ان زیبائشوں سے آلودہ ہو جاؤ۔ نیز فرمایا اس کے بدلہ حضرت فاطمہؓ کے لئے عصب کا ہار اور بچوں کے لئے ہاتھی دانت کے کنگن خرید لاؤ۔

خانگی معاملات انسانی فطرت کے تحت اکٹھے رہتے ہوئے آپس میں رنجش بھی کبھی ہو جایا کرتی ہے اسی طرح فاطمہؓ اور حضرت علیؓ کے درمیان چند بار چھوٹی موٹی رنجشیں ہوئیں لیکن اس سے دونوں پاک ہستیوں کے اخلاق و کردار پر کوئی برا اثر نہیں پڑتا اگر کبھی کوئی بات ہو بھی جاتی تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ صلح و صفائی کرا دیتے۔ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہؓ کے ہاں تشریف لے گئے۔ جب باہر تشریف لائے تو چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ صحابہ کرامؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ گھر میں داخل ہوئے تھے تو اور حالت تھی اور اب جب گھر سے باہر تشریف لائے ہیں تو اس قدر خوشی۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے ان دو شخصوں میں مصالحت یعنی صلح کرا دی ہے جو مجھ کو محبوب تر ہیں۔ اسی طرح ایک بار حضرت فاطمہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت علیؓ کی شکایت لے کر حاضر ہوئیں۔ پیچھے پیچھے حضرت علیؓ بھی چلے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ بیٹی تم کو سمجھنا چاہئے کہ کون شوہر اپنی بیوی کے پاس خاموش چلا آتا ہے۔ اس بات کا حضرت علیؓ پر بہت اثر ہوا اور حضرت فاطمہؓ سے وعدہ کیا کہ آئندہ ان کے مزاج کے خلاف کوئی بات نہ ہوگی۔ ایک روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ایک روز آپ ﷺ کے سامنے عرض کیا کہ فاطمہؓ مجھ سے ناخوش لگتی ہے کہ میں اس کی مرضی کے خلاف فلاں شخص سے ملتا ہوں۔ حضرت فاطمہؓ جھٹ بولیں نہیں۔ نہیں۔ میں تو حضرت علیؓ سے کبھی ناخوش نہیں ہو سکتی۔ ان کو غلطی ہوئی ہے میں نے تو ویسے ہی بات کی تھی۔ حضرت فاطمہؓ نے جواب میں کہا کہ مجھ میں اور ان میں خفگی تھی وہ گھر سے باہر چلے گئے ہیں۔ آپؐ نے ایک شخص کو ان کا پتہ لگانے کے لئے بھیجا اس نے آکر خبر دی کہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ آپ وہیں تشریف لے گئے۔ حضرت علیؓ لیٹے ہوئے تھے اور کچھ مٹی جسم کو لگ گئی تھی۔ آپؐ نے اپنے ہاتھ سے مٹی کو پونچھا اور ساتھ فرمایا۔ اٹھو! ابو تراب۔ اٹھو! ابو تراب۔

ستارہ مظفر

حضرت یوسف علیہ السلام

ستارہ مظفر اپنی کتاب حضرت یوسفؑ میں مزید کہتی ہیں:۔

اب حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کو بہت شرم آئی اور ان کی آنکھوں کے سامنے وہ سارا نقشہ آگیا کہ کس طرح وہ جس کو انہوں نے کنعان کے کنوئیں میں پھینک کر تباہ کرنا چاہا تھا مصر میں اعلیٰ مرتبہ کے مالک ہیں۔ اب ان کی نیک فطرت کی فضیلت ظاہر ہونا شروع ہوئی اور انہوں نے سر جھکا کر اقرار کیا کہ اللہ کی قسم اللہ نے آپ کو ہم پر ضرور فضیلت دی یعنی ہماری مخالفت کے باوجود آپ کی خواب پوری ہوئی۔

ان کے دل میں نامعلوم کیا کیا خیال آ رہے ہوں گے۔ کہ اب اس غیر ملک میں جبکہ کوئی بھی ہماری مدد نہیں کر سکتا یوسفؑ ہم سے کس طرح بدلہ لے گا مگر حضرت یوسف نے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاتے ہوئے فوراً معافی کا اعلان کر دیا کہ اب تمہیں کوئی ملامت نہ ہو گی۔ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور بخش دے گا۔ وہ تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

پھر حضرت یوسفؑ نے فرمایا کہ تم میرا یہ کرتہ لے جانا اور میرے ابا کے سامنے جا کر رکھنا اس سے وہ میرے متعلق بصیرت پا جائیں گے۔ یعنی پہلے ہی الہام کے ذریعے انہیں معلوم تھا کہ ان کا بیٹا زندہ ہے۔ اب ظاہری طور پر بھی علم ہو جائے گا تو وہ میرے پاس آئیں گے اور تم بھی اپنا سارا کنبہ میرے پاس لے آنا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف کو عفو درگذر کے کیسے عظیم مقام پر فائز کیا تھا کہ وہ بھائی جنہوں نے پہلے قتل کرنے کا پروگرام بنایا پھر غلام بنا کر اجنبی لوگوں کے ہاتھ بیچ ڈالا تب بھی آپ نے اف تک نہ کی اور آج جب طاقت ملی تو انتقام کا خیال تک نہ آیا۔ بلکہ فرمایا کہ جو کچھ تم لوگوں نے یوسفؑ سے کیا تھا وہ بچپن کا ایک کھیل تھا ورنہ تم لوگ تو بہت اچھے ہو اور جب انہوں نے اپنی غلطی مان لی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی غلطی ہماری تھی تو آپ نے فوراً ہی عفو کا اعلان کر دیا اور نہ صرف خود معاف کیا بلکہ اللہ تعالیٰ سے بھی ان کی مغفرت کی دعا کی اور پھر اپنی طرف سے اپنی قمیض ہی دے کر بھائیوں کو والد صاحب سے بھی معافی دلانے کی تدبیر کر رہے ہیں۔ کہ جس طرح یہ پہلے جھوٹا خون لگی قمیض لے کر گئے تھے۔ تو والد صاحب ناراض ہوئے تھے اب بھی قمیض ہی کے ذریعے بشارت دیں تاکہ وہ خوش ہوں۔ اور ان کے بھائیوں کے گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی مانگیں۔

اور پھر حسن سلوک کا شاندار نمونہ دکھاتے ہوئے بھائیوں سے کہا کہ تم اپنے گھر والوں کو بھی ساتھ ہی لے آؤ۔ تاکہ وہ بھی ان نعمتوں میں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسفؑ کو دی تھیں شریک ہوں حضرت یوسفؑ کا یہ عفو آپ کو زندہ جاوید بنانے کا مستحق ہے۔

بھائیوں کا قافلہ خوشخبری لئے مصر سے چل پڑا تو ان کے والد کو اللہ تعالیٰ کا الہام ہوا اس کی بناء پر انہوں نے لوگوں سے کہا "اگر تم مجھے جھٹلانے نہ لگو یا پاگل نہ سمجھ لو تو میں کہتا ہوں کہ مجھے یوسف کی خوشبو آ رہی ہے" یعنی یوسفؑ سے ملاقات کا وقت قریب ہے تو لوگوں نے کہا "یقیناً" آپ پرانی غلطی میں پڑے ہوئے ہیں یعنی آپ یوسف سے شدید محبت کی وجہ سے ایسا خیال کرتے ہیں کہ آپؑ کے الہام کے ظاہری معنی ہیں ورنہ اتنے سالوں سے گم شدہ یوسف کا ملنا اب کہاں ممکن ہے۔

جب حضرت یوسفؑ کی بشارت دینے والا شخص حضرت یعقوبؑ کے پاس آیا اور اس نے حضرت یوسفؑ کے کرتے کو حضرت یعقوبؑ کے سامنے رکھ دیا تو آپ اس معاملے میں صاحب بصیرت ہو گئے۔ اور ساری بات سمجھ گئے۔ یعنی پہلے دوسروں کو شبہ ہو سکتا تھا کہ شائد آسمانی خبر کی کوئی اور تعبیر ہو مگر جب یہ خبر پوری ہو گئی اور کوئی شبہ نہ رہا اور کامل بصیرت حاصل ہو گئی تو سب انبیاء کی سنت کے مطابق خدا کی عظمت بیان کرنے لگے کہ دیکھو خدا نے جو کہا وہ سچ نکلا اور فرمایا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں یقیناً خدا تعالیٰ کی طرف سے علم پا کر وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے اس وقت حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کو بہت شرم آئی انہوں نے سر جھکائے ہوئے اپنے والد سے کہا کہ ابا جان ہمارے حق میں اللہ تعالیٰ سے ہمارے گناہوں کی بخشش طلب کریں یقیناً ہم خطا کار تھے۔ یعنی ہم سے غلطی ہوئی تھی۔

اب ان کو معلوم ہو گیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کے مقابلہ میں انسانی سزا یا ناراضگی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اس لئے انہوں نے خدا سے معافی طلب کرنے کی درخواست کی۔

باقی صفحہ ۵ پر

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد

تربیتِ اولاد

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب تربیت اولاد کے متعلق مزید فرماتے ہیں:-

دسواں اور آخری گُر۔ "میانہ روی" ہے یعنی افراط و تفریط سے بچ کر درمیانی راستہ اختیار کرنا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تم کو ایسی امت بنایا جو درمیانی راستہ اختیار کرنے والی ہے یا یہ کہ امت کو درمیانی راستہ اختیار کرنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی ہے کہ وہ ہر قسم کی انتہاء سے بچنے کی کوشش کریں۔ بڑا فلسفہ ہے اس تعلیم اور اس ارشاد میں۔ سب انسانوں کے قویٰ ایک جیسے نہیں ہوتے۔ پھر ہر عمر کے لحاظ سے قوت برداشت اور بوجھ اٹھانے کی طاقت بدلتی رہتی ہے ہر انسان اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ عقل، فہم، علم اسباب اور قوت عمل کے مطابق ہی اپنے اعمال کا جواب دہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ علمی اور عملی قوت کے مطابق ہی ہر انسان کا محاسبہ ہوگا۔ دنیوی امور میں بھی یہی نظر آتا ہے۔ کہ وہی لوگ سکھ اور چین کی زندگی بسر کرتے ہیں جو وسطی راہ اختیار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دین کو آسان دین بنایا ہے تا ہر طبقہ، ہر ملک، ہر خطہ اور تمدن کے لوگ اس دین پر عمل کر سکیں۔ ہماری جماعت اور خصوصاً ہمارے علماء کو چاہئے کہ وہ دینی تعلیمات کی ایسی تشریحوں سے پرہیز کریں جو سختی کا پہلو لئے ہوئے ہوں۔ مثلاً لباس کا ہی معاملہ ہے۔ بعض دفعہ ایسی باتیں بھی کانوں میں پڑتی ہیں کہ کوٹ پتلون غیر اسلامی لباس ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ قرآن کریم کی کس آیت یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کس حدیث سے یہ استنباط کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں جس لباس پر زور دیا گیا ہے۔ وہ لباس تقویٰ ہے جس نے یہ لباس اوڑھ لیا۔ اس کو کسی ظاہری لباس کے جائز و ناجائز کے گورکھ دھندے میں پڑنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ایک واقعہ ذہن میں آگیا۔ ایک مرتبہ ہماری خاندان کی ایک بچی نے ایسے کپڑے پہنے ہوئے تھے جو عام طریق سے مختلف تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے سامنے جب وہ بچی آئی تو آپ نے اس کو دیکھ کر فرمایا۔ تم نے یہ کیسے کپڑے پہن رکھے ہیں جس پر کسی اور نے جواباً کہا کہ آج کل یہ فیشن ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر فیشن اچھا نہیں ہوتا۔ ان الفاظ پر غور کریں۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ فیشن نہیں کرنا چاہئے یا فیشن کے مطابق لباس منع ہے وغیرہ۔ بلکہ صرف یہ فرمایا کہ ہر فیشن اچھا نہیں ہوتا۔ یہ عین دین حق کی تعلیم کے مطابق فرمان ہے کہ افراط و تفریط سے بچنا چاہئے۔ باقی جو لباس ٹھیک طرح ننگ ڈھانک لیتا ہے اس میں حرج نہیں عورتوں کے فیشن تو رسم سے بھی زیادہ جلد جلد بدلتے ہیں۔ کبھی پائینچہ فٹ کا ہوتا ہے کبھی ڈیڑھ انچ کا جس میں سے پاؤں گزارنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ اسی طرح لڑکوں کے بال ہیں۔ عورتوں کی طرح لمبے بال رکھنا احمدی بچوں کو مناسب نہیں۔ ایک سفر میں ایک ہمسفر ڈچ خاتون نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے داڑھی کیوں رکھی ہوئی ہے؟۔ وہ موقع بھی بات کرنے کا نہ تھا میں نے اس قدر جواب دے دیا کہ آخر مرد۔ عورت میں کچھ تو فرق ہونا چاہئے۔ سو احمدی بچے اس نقالی سے پرہیز کریں تو بہتر ہے۔

افراط و تفریط کے بارہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں!

۱۔ خدا تعالیٰ نے (دین حق) کو دوسرے لوگوں کے لئے نمونہ بنایا ہے۔ اس میں ایسی وسطی راہ اختیار کی گئی ہے جو افراط و تفریط سے بالکل خالی ہے۔

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۵)

۲۔ "(دین حق) چونکہ انسان کی کامل تربیت چاہتا ہے اور اس کی ساری قوتوں کا نشوونما اس کا مقصد ہے اس لئے اس نے جائز نہیں رکھا کہ وہ طریق اختیار کیا جاوے جو انسان کے بے حرمتی کرنے والا اور خدا تعالیٰ کی توہین کرنے والا ٹھہر جاوے۔ اور پھر (دین) کا منشاء یہ ہے کہ وہ انسان کو افراط و تفریط کی راہوں سے اس اعتدال کی راہ پر چلاوے جو صراط مستقیم ہے"۔

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۴۲۴)

سچا مذہب وہی ہے جو انسانی قویٰ کا مربی ہو نہ ان کا استیصال کرے رجولیت یا غضب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے فطرت انسانی میں رکھے گئے ہیں۔ ان کا چھوڑنا خدا کا مقابلہ کرنا ہے۔ جیسے تارک الدنیا یا راہب بن جانا۔ یہ تمام امور حقوق العباد کو تلف کرنے والے ہیں۔ اگر یہ امر ایسا ہی ہوتا تو گویا اس خدا پر اعتراض ہے جس نے یہ قویٰ ہم میں پیدا کئے۔ اللہ تعالیٰ نے جس قدر قویٰ عطا فرمائے ہیں وہ ضائع کرنے کے لئے نہیں دیئے گئے اس کی تعدیل اور جائز استعمال ہی ان کی نشوونما ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ سور لقمان کی ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے وہ گائیڈ لائن بیان فرمادی ہے جو اصلاح نفس اور تربیت اولاد کے لئے ضروری ہے۔ ان راہوں کی نشاندہی کر دی ہے جن پر چل کر ہر آنیوالی نسل ان ذمہ داریوں کو اٹھانے کی قابل ہو سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر ڈالی گئی ہیں۔ آخر میں میں پھر ان دس اصولوں کو دہرا دیتا ہوں۔ جو بطور مشعل راہ کے ہیں جو ہمیشہ آپ کے پیش نظر رہنے چاہئیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی توحید پر کامل یقین۔

۲۔ اس کا شکر ادا کرنا۔ شکر میں محبت الٰہی، ذکر الٰہی اور اس کے انعامات کا صحیح استعمال شامل ہے۔

۳۔ ماں باپ کی عزت اور احترام اور ان کی خدمت اور ان کے لئے شکریہ کے جذبات۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں ان کے ادا کرنے کی راہ میں مشکلات اور مصائب سے نہ گھبرانا بلکہ ڈٹ کر اور جرات سے ان کا مقابلہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ ہر کوشش کی جزاء دے گا۔ انسان کا کوئی عمل خواہ کتنا ہی حقیر اور چھوٹا ہو اس کی جزاء ضرور ملے گی۔ ہر نیک عمل گہرا نقش چھوڑتا ہے جو جلد یا بدیر ظاہر ہو کر رہتا ہے۔

۵۔ توحید باری پر کامل یقین۔ اس کی صفات کا علم ہونے کے بعد ناممکن ہے کہ عبادت سے گریز کرے یا اس سے روگردانی کرے۔ نماز کی ادائیگی بنیادی عبادت ہے جو اس پر سختی سے قائم ہے وہ گناہوں کی آلائش سے نجات پانے میں دقت محسوس نہیں کرتا۔

۶۔ نیک اور مقرب بندوں کی مصاحبت نفس کو صیقل کرنے میں تریاق کا حکم رکھتی ہے۔

۷۔ اپنے نفس کی اصلاح کے بعد دوسرا مرحلہ اپنے ماحول اور معاشرہ کی اصلاح ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ایسا بندہ جو نفس امارہ پر قابو پالیتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ دوسروں کو بھی نیکی کی تلقین کرے۔

۸۔ برائیوں سے روکنے کی کوشش کرے۔

۹۔ انسان خطاء کا پتلا ہے۔ نیکی پر قائم ہونے کے باوجود اس کے لئے ہر وقت خطرہ ہے۔ کہ شیطان کہیں اسے جادۂ مستقیم سے بہکا نہ دے۔ سو توجہ دلائی گئی ہے کہ اپنی نیکیوں یا خدمت کی توفیق اور اصلاح بین الناس کے باوجود ہر وقت چوکس و ہوشیار رہو۔ کہ کہیں شیطان تمہارے اندر انا و استکبار کی نجاست نہ پھیلا سکے۔ اور تم اپنے تئیں کچھ سمجھنے لگو۔ اور اس طرح اس مقام سے پھسل جاؤ۔ جو سچے (صاحب ایمان) کا مقام ہے جو اپنے آپ کو کچھ چیز نہیں سمجھتا اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی کو سب خوبیوں کا جامع اور ہر حمد کا حقدار قرار دیتا ہے۔ اپنی تعریف و توصیف سن کر اپنے کو کچھ سمجھنے نہ لگنا بلکہ فقیری اور غریبی کو ہی نجات کا ذریعہ سمجھنا۔

۱۰۔ میانہ روی۔ ہر انتہا یعنی افراط و تفریط سے بچنے کی تلقین۔ عجب خوبصورتی ہے دینی تعلیم میں۔ جس کی مثال کسی اور دین میں نہیں ملتی۔ صرف میانہ روی کی تعلیم پر پوری طرح غور کیا جائے تو انسان کی سب مشکلات اور غلطیوں سے بچنے اور آسودگی اور طمانیت کی زندگی حاصل کرنے کے لئے صرف یہی تعلیم ہی کافی ہو سکتی ہے۔ خدا کرے ہم اور ہماری ہر آنے والی نسل حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنے والی ثابت ہو۔

بقیہ صفحہ ۴

کیونکہ انہیں علم تھا کہ حضرت یعقوبؑ دل سے معاف کریں گے تو خدا تعالیٰ سے ہمارے لئے بخشش طلب کریں گے۔ اس پر حضرت یعقوبؑ نے کہا میں ضرور اللہ تعالیٰ سے تمہارے لئے بخشش طلب کروں گا۔ وہ بخشنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اس کے بعد حضرت یعقوب اپنے خاندان کو لے مصر روانہ ہو گئے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو ۲۱ اگست کو ہوگا

۱۔ جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو ۲۱ اگست ۹۴ء بروز اتوار بوقت ۷ بجے صبح ہوگا۔ امیدواران کی طرف سے نتیجہ امتحان میٹرک کی اطلاع ملنے پر انٹرویو کے لئے تفصیلی چٹھی بذریعہ ڈاک بھجوائی جائے گی۔ لہٰذا جو نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہوں وہ نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔ اور میٹرک کا نتیجہ نکلنے پر اپنے نتیجہ امتحان کی جلد اطلاع دیں۔

۲۔ قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔

۳۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار کی تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن پاس (۴۵ فیصد نمبر) اور عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہو۔ ایف اے پاس کے لئے ۱۸ سال کی حد مقرر ہے۔

۴۔ درخواست میں نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش۔ تعلیم اور مکمل پتہ درج کیا جائے اور میٹرک کے نتیجہ کی اطلاع دیتے وقت وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کا حوالہ ضرور دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

بین ممکتی حالات - واقعات - شخصیات

امریکی وزیر خارجہ کا تازہ دورہ مشرق وسطیٰ

امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر ایک بار پھر مشرق وسطیٰ کے دورے پر روانہ ہوئے ہیں تا کہ مشرق وسطیٰ کے امن کے مسائل میں شام اور اسرائیل کے درمیان بات چیت میں جو تعطل پیدا ہوا ہے اسے دور کرنے میں کوئی کامیابی حاصل کی جائے۔

امریکی وزیر خارجہ نے تازہ دورے پر روانگی سے پہلے کہا ہے کہ میرے دورے سے کوئی فوری کامیابی وابستہ نہ کی جائے۔ تاہم میرا مقصود دونوں ملکوں کے درمیان موجودہ تعطل کو دور کرنا ہے۔ تاہم امریکہ کی طرف سے اس موقع پر جو بیان جاری کیا گیا ہے اس میں صدر مسٹر کلنٹن نے کہا ہے کہ انہیں اس بات کا یقین ہے کہ شام کے صدر مسٹر حافظ الاسد جامع امن سمجھوتے کے بارے میں سنجیدہ ہیں۔ تاہم اس میں بعض رکاوٹیں حائل ہیں جو دور کی جائیں گی۔ یاد رہے کہ ایک ماہ قبل مسٹر وارن کرسٹوفر کے دورے سے پہلے صدر اسد اور امریکی صدر کے درمیان ٹیلی فون پر طویل گفتگو ہوئی تھی۔ اس ایک ماہ پرانی بات چیت کا حوالہ دیتے ہوئے صدر کلنٹن نے کہا کہ انہیں اب بھی یقین ہے کہ صدر اسد امن کے معاملے میں سنجید ہیں۔

صدر کلنٹن سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ امید کرتے ہیں کہ شام اور اسرائیل کے درمیان فلسطینیوں اور اردن کے ساتھ اسرائیل کے سمجھوتوں کی طرز پر کوئی سمجھوتہ ہو جائے۔ اس پر صدر کلنٹن نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ شام اور اسرائیل کے درمیان ابھی مشکلات حائل ہیں لیکن میں اس پر یقین رکھتا ہوں کہ دونوں ملک امن کے حصول میں سنجیدہ ہیں۔ صدر کلنٹن نے کہا کہ واشنگٹن میں ۲۵ جولائی کو اسرائیل اور اردن کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا اس پر شام نے جو کوئی مخالفانہ تبصرہ نہیں کیا اور اس کے ٹی وی نے یہ ساری خبر من و عن بلا تبصرہ ٹیلی کاسٹ کر دی ہے اس کو ایک مثبت تبدیلی سمجھنا چاہئے۔ صدر امریکہ نے کہا کہ ہمیں اس کے سوا بھی بعض اور اشارے ملے ہیں تاہم انہوں نے اس کی تفاصیل میں جانے سے گریز کیا۔ صدر نے کہا کہ ہمیں مشرق وسطیٰ میں بہت کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں اور ہم نے مختلف فریقوں کو اپنے فیصلے خود سوچ کر کرنے کا موقع دیا ہے۔

مسٹر وارن کرسٹوفر اپنے حالیہ دورہ مشرق وسطیٰ میں قاہرہ القدس دمشق اور عمان بھی جائیں گے امریکی دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ بہر حال ہمیں کسی ڈرامائی فیصلے کی توقع نہیں کرنی چاہئے۔

چین تائیوان بات چیت

ماضی بعید میں چین اور تائیوان کے درمیان بات چیت ناممکن سمجھی جاتی تھی۔ چینی لیڈروں کا کہنا تھا کہ تائیوان ان کے ملک کا لازمی حصہ ہے۔ اور وہ ایک نہ ایک دن اسے بزور اپنا حصہ بنا لیں گے۔ چین کے لیڈر ماؤزے تنگ نے جب اپنے حریف چیانگ کائی شیک کے خلاف جدوجہد کر کے اسے ملک سے نکال باہر کیا تھا تو اس نے تائیوان میں پناہ لے کر اپنی پوزیشن مضبوط بنا لی تھی۔ چین کی حکومت تائیوان کو فتح نہ کر سکی اور بعد ازاں چینی حکومتوں نے تائیوان کو جسے فارموسا بھی کہا جاتا ہے اپنے حال پر چھوڑ دیا۔

اب چین اور تائیوان کے درمیان باہمی مسائل پر بات چیت ہو رہی ہے۔ اگرچہ بات چیت خاصی مشکل تھی تاہم اس کے باوجود دونوں ملکوں نے ایک دوسرے کو بعض سہولتیں دینے اور بعض اہم مسائل پر اتفاق رائے حاصل کرنے میں پہلی بار کامیابی حاصل کی ہے۔ اس میں ماہی گیری کے تنازعے بھی شامل ہیں جو دونوں ملکوں کے درمیان اکثر جھڑپوں کا سبب بنتے رہتے ہیں۔

چین کے نمائندے نے کہا کہ ہماری بات چیت میں سیاسی مسائل زیر بحث نہیں آئے نہ ہی ہم نے دونوں ملکوں کے پرامن دوبارہ متحد ہو جانے پر کوئی بات کی ہے۔ یہ بات چیت خالصتاً پیشہ وارانہ امور اور سرحدی مسائل پر مبنی تھی۔ تائیوان کے نمائندے نے بھی کہا کہ سیاسی مسائل پر بات چیت کا ابھی وقت نہیں آیا۔ تاہم موجود مذاکرات کو وسعت دینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

ملائیشیا مذہبی لیڈر پر پابندی

دنیا کے کئی اسلامی ممالک کی حکومتوں کو اسلامی انتہاپسندی کا سامنا ہے اس فہرست میں اب ملائیشیا کا بھی اضافہ ہو گیا ہے چنانچہ اس کے ایک مذہبی لیڈر کی مشرق بعید کے ممالک سنگاپور برونائی لور انڈونیشیا میں داخلے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

اس تنظیم کا نام الارقم ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ وزیر اعظم ملائیشیا مہاتیر محمد کے دفتر کے ایک ادارے اسلامک سینٹر کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ کریں گے۔ الارقم کے لیگل ایڈوائزر زبیدی محمد نے کہا کہ ہم پر الزام لگایا گیا ہے کہ ہم نے تھائی لینڈ میں ایک "خودکشی گروپ" قائم کیا ہے جس کا مقصد اپنے نظریات کی حفاظت کے لئے موت کو گلے سے لگانا ہے۔ مسٹر زبیدی نے کہا کہ ہمارا یہ اقدام محض ابتدائی قدم ہے ہم اس کے بعد اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے مزید اقدامات کریں گے۔

ملائیشیا میں توقع کی جارہی ہے کہ وہاں کے علماء کی مضبوط کونسل الارقم پر پابندی لگانے کا فتویٰ دینے والی ہے۔ الارقم کا آغاز ۱۹۶۸ء میں مسلم علماء کے ایک سٹڈی گروپ کے طور پر ہوا تھا۔ بعد ازاں اس نے بہت قوت پکڑ لی اور بہت دولت حاصل کر لی۔ ۱۵ ملکوں میں اس کی شاخیں قائم ہو گئیں اس کے خود ساختہ سربراہ کا نام اشاری محمد ہے۔ اس تنظیم کے پیروکاروں کی تعداد صرف ملائیشیا میں ایک لاکھ بتائی جاتی ہے۔ ہزاروں مرید و پیروکار دیگر ممالک میں بھی ہیں۔ یہ تنظیم جنوب مشرقی ایشیاء کے ممالک میں سیکیورٹی کا مسئلہ بنی ہوئی ہے اس سے دہشت گردی کی سرگرمیاں منسوب کی جارہی ہیں۔

سنگاپور، انڈونیشیا اور برونائی نے ملائیشیا کے ایماء پر اس کے لیڈر کا داخلہ اپنے ملک میں ممنوع قرار دے دیا ہے ان چاروں ملکون کے وزرائے اسلامی امور کی جس کانفرنس میں یہ اعلان کیا گیا اس میں فلپائن اور تھائی لینڈ کے نمائندے بھی موجود تھے۔ تاہم یہ سارے ممالک اس تنظیم پر پابندی عائد کرنے پر متفق نہیں ہو سکے۔ اس کی وجہ ان ممالک کے اپنے اپنے قوانین کی مجبوریاں ہیں۔

....

اسرائیل نے الزام لگایا ہے کہ مختلف ممالک کے ساتھ اس کی جو امن کی گفتگو ہو رہی ہے اس میں سعودی عرب رکاوٹیں ڈال رہا ہے۔ اسرائیل نے کہا ہے کہ وہ امریکہ سے اس بارے میں مداخلت کرنے کو کہے گا۔ اسرائیلی وزارت خارجہ کے ایک افسر نے جس کا نام ظاہر نہیں کیا گیا کہا ہے کہ اس سلسلے میں جو بھی منصوبے بنتے ہیں سعودی عرب اس میں منفی کردار ادا کرتا ہے اور یوں بات چیت کو ناکامی کے خطرات سے دوچار کرتا ہے۔ اسرائیلی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ امریکہ ان مذاکرات کا سرپرست ہے اس سے کہا جائے گا کہ وہ سعودی عرب کو مثبت رویہ اختیار کرنے کی تلقین کرے۔

مثال کے طور پر بتایا گیا ہے کہ ایک سعودی وفد نے مراکش میں ۱۵-۱۶ جون کو اقتصادی تعاون کے ایک منصوبے کو روک دیا۔ یہ بات بنک آف اسرائیل کے گورنر نے بتائی۔

اسرائیل کے ذرائع نے یہ بھی کہا ہے کہ سعودی عرب کی پالیسی یہ بھی ہے کہ یہ شام کی غیر معمولی حمایت کر کے اسے اسرائیل کے خلاف اپنے موقف پر ڈٹا رہنے کی تائید کرتا ہے۔

سربوں پر نیٹو کی بمباری

اطلاع ملی ہے کہ نیٹو کے آٹھ طیاروں نے سربوں کے ٹھکانوں پر حملہ کیا ہے اور سربوں کی فوجی تنصیبات کو نقصان پہنچایا ہے اس حملے میں امریکہ، برطانیہ اور بیلجیئم کے لڑاکا طیاروں نے حصہ لیا اور دارالحکومت سراجیوو کے نواح میں واقع فوجی تنصیبات پر حملہ کیا گیا۔ نیٹو کا یہ حملہ سربوں کو امن معاہدے پر زبردستی راضی کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ حملہ خوشگوار حیرت کا موجب بن رہا ہے۔ ورنہ شبہ یہ تھا کہ پانچ ملکوں کا رابطہ گروپ جس نے امن منصوبہ پیش کیا تھا اپنے منصوبے پر عمل درآمد میں سستی دکھائے گا اور خطرہ یہ بھی تھا کہ روس کی خفیہ امداد کے نتیجے میں کہیں یہ منصوبہ غیر مؤثر ہو کر ہی نہ رہ جائے۔ سربوں نے یہاں تک حد کر دی تھی کہ حملے سے چند دن قبل انہوں نے اپنے بعض وہ ہتھیار جو اقوام متحدہ کے حوالے کئے تھے زبردستی واپس لے لئے تھے۔

OO

بوسنیا/نیٹو کی افواج

سربوں کی طرف سے عالمی منصوبہ امن کو رد کرنے کے بعد جن اقدامات پر مغربی ممالک غور کر رہے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ بوسنیا سے نیٹو کی فوجیں واپس بلالی جائیں اور اس کے علاوہ امن قائم کرنے والی دیگر تمام افواج کو بھی بوسنیا سے واپس بلا لیا جائے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ بوسنیا کے سربوں کو یہ بتایا جائے کہ نیٹو ممالک امن منصوبہ قبول کرنے کی پاداش میں بوسنیا کے سربوں پر شدید بمباری کریں گے۔ اور یہ بمباری عام ہو گی کسی خاص جگہ کو منتخب کر کے نہیں کی جائے گی۔

یہ بھی سوچا جا رہا ہے کہ مسلم بوسنیا پر سے ہتھیاروں کے حصول پر سے پابندی اٹھا لی جائے۔ فرانس اور برطانیہ ابھی تک اس تجویز کے مخالف ہیں ان کا خیال ہے کہ اس سے جنگ پھیل جائے گی۔ جبکہ امریکہ کے صدر کلنٹن ہتھیاروں کی فراہمی پر سے پابندی اٹھانا چاہتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ہتھیاروں کے حصول پر پابندی سے صرف مسلم بوسنیا کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ چونکہ امریکہ نے اپنے فوجی بوسنیا کی سرزمین پر اتارنے سے انکار کیا

ہے اس لئے فوجیوں کی تعیناتی صرف فرانس اور برطانیہ کا مسئلہ ہے۔

۳۰ ہزار امن فوجی نہ صرف امدادی کاموں میں سہولت پیدا کرتے ہیں بلکہ وہ بعض شہروں کو سربوں کی درندگی سے بھی بچاتے ہیں۔ اگر آج نیٹو کی طرف سے بمباری شروع کر دی جائے تو امن قائم کرنے والی افواج یقینی طور پر مسلمان شہروں کا دفاع چھوڑ دیں گی کیونکہ بمباری کی صورت میں سربوں کے جوابی حملے کا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔

روانڈا/ مہاجرین کی تعداد ۲۰ لاکھ

روانڈا کے مہاجرین کے بارے میں جو اعداد و شمار جاری کئے گئے ہیں ان کے مطابق

۲۰ لاکھ سے زائد مہاجرین روانڈا کے ہمسایہ ممالک میں مقیم ہیں۔ اور مزید ۱۵۔ لاکھ افراد وہ ہیں جو اپنے ملک میں ہی بے گھر ہو چکے ہیں۔ یعنی وہ اپنے گھروں سے نکل کر دوسرے مقامات پر چلے گئے ہیں تاکہ محفوظ رہ سکیں۔

۶۔ اپریل کو روانڈا کے صدر جوینال ہابی آری مانا جن کا تعلق ہوتو قبیلے سے تھا' کی ہلاکت کے بعد ملک میں جو نسلی فساد کھڑا ہوا اس میں ملک میں ۵۔ لاکھ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ خانہ جنگی سے پہلے روانڈا کی آبادی بہتر لاکھ تھی ان میں سے صرف ۱۴ فیصد کا تعلق ٹٹسی TUTSI قبیلے سے تھا باقی سارے ہوتو تھے۔

امداد دینے والے بعض اداروں نے مہاجرین کی تعداد کا جو اندازہ لگایا ہے وہ ۲۷ لاکھ ہے۔ اقوام متحدہ کے ہائی کمشن برائے مہاجرین کے دفتر سے جو اعداد و شمار جاری ہوئے ہیں ان میں مہاجرین کی تعداد ۲۱ لاکھ بیان کی گئی ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔

زائر۔ ۱۴ لاکھ

برونڈی۔ ۳ لاکھ ۵۳ ہزار

تنزانیہ۔ ۳ لاکھ ۶ ہزار

یوگنڈا۔ دس ہزار پانچ سو

اس المیے میں اضافہ اس طرح ہوا ہے کہ روانڈا کے ہمسایہ ملک برونڈی سے بھی دو لاکھ ۳۵ ہزار افراد دونوں قبائل کی محاذ آرائی کی وجہ سے اپنے ملک یعنی برونڈی سے بھاگ کر ہمسایہ ممالک میں گئے ہیں۔ ان کی تعداد اس طرح ہے۔

زائر۔ ایک لاکھ چھ ہزار

تنزانیہ۔ ۶۸ ہزار ۸۰۰

روانڈا۔ ۶۰ ہزار

برونڈی کے مہاجرین کا اپنے ملک سے بھاگنے کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔

اقوام متحدہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ ۱۹۹۰ء کی دہائی میں دنیا بھر میں مہاجرین کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں مہاجرین کی ابھی بھی بڑی وسیع گنجائش ہے۔

مصر/ طالبات کا پردہ

بتایا گیا ہے کہ مصر کی حکومت جو متشدد مذہبی دھڑوں کے ساتھ برسرپیکار ہے نے سکولوں میں لڑکیوں کو حجاب پہن کر آنے کی ممانعت کر دی ہے۔ سوائے اس کے کہ ان کے والدین تحریری درخواست دے کر سکولوں کالجوں کی انتظامیہ سے اجازت لے لیں۔ کہا جاتا ہے کہ متشدد مذہبی جماعتیں چاہتی ہیں کہ عورتیں اسلامی لباس پہنیں اور اسی کو وہ اپنی شناخت کا ذریعہ بنا رہی ہیں۔ اگر والدین تحریری اجازت لے لیں تو سکول اور کالج کی طالبات کو حجاب کے استعمال کی اجازت دے دی جائے گی۔ یہ بات مصر کے وزیر تعلیم کامل بہاؤالدین نے بتائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے اس سال یہ فیصلہ کیا ہے تاکہ جو اساتذہ متشدد مذہبی رہنماؤں کے ساتھ ہیں وہ سکول کی طالبات کو اپنے دائرے میں لانے کے لئے متاثر نہ کر سکیں۔ وزیر تعلیم کا کہنا ہے کہ ہم نے گزشتہ سال دیکھا کہ بعض اساتذہ نے پرائمری سکولوں کی طالبات کو بھی اس بات پر مجبور کیا کہ وہ حجاب کا استعمال کریں اگرچہ یہ بات آسانی سے سمجھی جا سکتی ہے کہ ایسا کرنا پرائمری سکول کی بچیوں سے زیادتی ہے۔ یہ بات بہاؤالدین نے الاخبار کو بتائی۔ سکول کی طالبات کا حجاب پہننا سب سے واضح علامت ہے کہ وہ متشدد مذہبی رہنماؤں کے زیر اثر ہیں۔ اور انہوں نے ان مطالبات کو اپنی تنظیموں کے لئے جیت لیا ہے۔ یہ بات خاصی زیر بحث رہی ہے۔ سرکاری افسران کا کہنا ہے کہ متشدد مذہبی جماعتیں سکولوں میں راہ پا گئی ہیں اور انہوں نے ایسے اساتذہ کو جو حکومت سے مطمئن نہیں ہیں اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔ حکومت کو اس بات کا خطرہ ہے کہ اگر سکولوں میں یہ خیالات پھیلنا شروع ہو گئے تو مختلف قسم کی مشکلات سامنے آئیں گی۔ وہاں نظام بھی قائم نہیں رکھا جا سکے گا۔ وزیر تعلیم کا یہ حکم نامہ متشدد مذہبی جماعتوں کے لئے خاصا ناقابل قبول ہے اور یہ اعلان کر رہے ہیں کہ چونکہ یہ شریعت کی خلاف ورزی ہے اس لئے وہ اس کا مقابلہ کریں گے۔ وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ والدین عدالت میں جا کر اس [illegible] کو ختم کروائیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ رسول بی بی صاحبہ والدہ محترم نصیر احمد شاد (چیمہ) مربی سلسلہ بعارضہ پھیپھڑوں میں انفیکشن بیمار ہیں۔ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

پتہ درکار ہے

○ مکرم چوہدری بابا عالم خان صاحب ولد مہتاب خان صاحب سکنہ محمد آباد ضلع تھرپارکر سندھ وصیت نمبر ۲۳۰۵۰ کا رابطہ دفتر وصیت سے ۸۹ء کے بعد سے تاحال نہیں ہے۔ اگر خود پڑھیں یا احباب جماعت کو ان کے بارہ میں علم ہو تو دفتر وصیت کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی خدام

"کسوف و خسوف کا نشان"

○ مرکزی مقابلہ مقالہ نویسی خدام "کسوف و خسوف" کی آخری تاریخ بڑھا کر یکم ستمبر کر دی گئی ہے۔ خدام کی خدمت میں درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔

(مہتمم تعلیم)

شعبہ امداد طلبہ مستحق نادار اور یتیم طلبہ کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بانڈ کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلبہ مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلبہ ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(ناظر تعلیم)

اعلان داخلہ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ

○ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں سال اول کے لئے پری میڈیکل' پری انجینئرنگ اور آرٹس (صرف ریاضی' شماریات' اکنامکس گروپ میں) مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق داخلہ شروع ہے۔

۱۔ مطبوعہ داخلہ فارم و پراسپکٹس دفتر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ سے صبح آٹھ بجے تا بارہ بجے دوپہر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

۲۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخر تاریخ ۸۔ اگست ۱۹۹۴ء مقرر ہے۔

۳۔ انٹرویو مورخہ ۱۰۔ اگست ۱۹۹۴ء کو صبح ساڑھے سات بجے نصرت جہاں اکیڈمی میں ہونگے۔

۴۔ کامیاب امیدواروں کی لسٹ ۱۱۔ اگست ۱۹۹۴ء کو نوٹس بورڈ پر لگا دی جائے گی۔

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ فیصل آباد بورڈ سے باقاعدہ منظور شدہ ہے۔ اور یہاں .N.C.C کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

ہومیوپیتھک کتب و ادویات

دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً

• جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدر ٹنکچرز • جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک • خالی شیشیاں و ڈراپرز •

• اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵% خصوصی رعائت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیوپیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔

• ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیوپیتھک فلسفہ' اسی طرح ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی METERIA MEDICA WITH REPERTORY انگلش میں وغیرہ

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ

فون: 04524-771، 04524-211283

فیکس: 92-04524-212299

خبریں

ربوہ: 8- اگست- 1994ء
صبح سے ہلکے بادل ہیں۔
گزشتہ روز شدید گرمی رہی
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم نے سعودی عرب کے شاہ فہد سے ملاقات کے دوران انہیں بتایا ہے کہ بھارت کی بڑھتی ہوئی فوجی تیاریوں سے سلامتی کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ بھارت کو مقبوضہ کشمیر میں ظالمانہ کارروائیوں سے باز رکھنے کے لئے اقوام متحدہ اور سلامتی کانفرنس کی تنظیم کو فوری طور پر بین الاقوامی سطح پر اقدام کرنا چاہئے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ سیلاب زدگان کو بلاسود قرضے دیئے جائیں گے۔ تونسہ کے سیلاب سے متاثرین کے لئے ۱۷ لاکھ روپے کی گرانٹ وزیر اعلیٰ نے فراہم کر دی ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے بیس نئے ججوں نے حلف اٹھالیا۔ اس موقعہ پر نواز لیگ اور مخالف وکلاء نے نعرہ بازی کی۔ چیف جسٹس نے حلف لیا۔ جس کے بعد ججوں نے بار کا دورہ کیا۔ اس موقعہ پر "عدلیہ بچاؤ۔ پاکستان بچاؤ" کے نعرے لگائے گئے۔ ہائی کورٹ کے احاطے میں کھڑی تمام گاڑیوں پر مخالفانہ نعروں پر مشتمل سٹکر لگا دیئے گئے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کرپشن کا پردہ چاک کرنے والے صحافیوں کی زبان بند کرنا چاہتی ہے ملک بھر کی صحافی برادری متحد ہو کر ظالمانہ واقعات کا نوٹس لے۔ سندھی اخبار کے رپورٹر پر قاتلانہ حملہ کی قائد حزب اختلاف نے سخت مذمت کی۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے خلاف تحریک عدم اعتماد کے سلسلے میں متبادل وزیر اعظم کے لئے مسٹر نواز شریف نے ظفر اللہ جمالی کی بجائے میر بلخ شیر مزاری کا نام تجویز کیا ہے۔ جو کچھ عرصہ سے حکومت سے ناراض ہیں۔ اکبر بگٹی نے بھی بلخ شیر مزاری سے رابطے شروع کر دیئے۔ پگاڑا نے بھی ان کی تائید کر دی ہے۔ جتوئی کھل کر حکومت کے خلاف نہیں آئیں گے۔ قاضی حسین احمد اور مولوی فضل الرحمان نواز شریف کا ساتھ نہیں دیں گے فیصلہ کن راؤنڈ ستمبر کے پہلے ہفتے میں ہو گا۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ پیپلز ورکس پروگرام کے موقف پر ڈٹ گئے۔ اسلام آباد میں اعلیٰ سطحی مشورے جاری ہیں۔ وزیر اعلیٰ کو ۲۶ وزراء سمیت جمہوری وطن پارٹی کی حمایت حاصل ہے۔ گورنر عمران بھی

سفارشات تیار کر رہے ہیں۔

○ پنجاب نے مردم شماری کے طریق پر عدم اطمینان کا اظہار کر دیا ہے۔ حکومت پنجاب کی تجویز ہے کہ قومی و صوبائی اسمبلیوں کی نشستیں موجودہ سطح پر منجمد کرنے کے بعد مردم شماری کے لئے شفاف طریق کار بنایا جائے۔ وفاقی حکومت پنجاب کی تجویز پر جلد غور کر کے متفقہ فارمولا طے کرے گی۔ چاروں صوبوں کے اتفاق رائے کے بغیر مردم شماری عملاً ممکن نہیں ہو گی اگرچہ اس کے لئے تمام انتظامات مکمل ہیں۔

○ وزیر اعظم نے مسلسل ۶ سال سے صوبوں میں تعینات وفاقی افسروں کے تبادلے کا حکم دے دیا ہے۔

○ جوہر آباد کے کیمیکل ایٹمی پلانٹ میں حادثہ سے تین کارکن جاں بحق ہو گئے۔ متاثرہ افراد راستہ بھول کر زہریلی گیس کے حوض میں چلے گئے تھے۔ ہسپتال میں جان بچانے کی کوششیں ناکام ہو گئیں۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ گیس لیک کر گئی تھی جس سے چار مزید افراد بے ہوش ہو گئے ہیں۔

○ کنٹرول لائن پر بھارتی فوج کی فائرنگ سے پاک فوج کے ۵۔ جوان شہید ہو گئے۔ جبکہ تین لاپتہ ہیں۔ بھارتی فوج کی طرف سے کنٹرول لائن پر فائرنگ سے کئی شہری بھی اس سے قبل شہید ہو چکے ہیں۔

○ ضلع اور صوبے میں براہ راست تعلق قائم کرنے کے لئے کمشنر، ایڈیشنل چیف سیکرٹری اور ڈی آئی جی کے عہدے ختم کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔ ان عہدوں سے عوامی بہبود کے کاموں پر عمل در آمد میں تاخیر ہوتی ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ صحافیوں پر الزامات حکومت اور پریس کے تعلقات خراب کرنے کی کوشش تھی۔ ایف آئی اے کے ڈپٹی ڈائریکٹر کے خلاف سخت ایکشن لیا ہے۔

○ بعض عہدیداروں کی گرفتاری کے خلاف متعدد شہروں میں حبیب بینک کی شاخیں بند رہیں۔ احتجاجی جلوس اور اجلاس منعقد کئے گئے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں درگاہ حضرت بل کو غسل دیا گیا۔ اس موقعہ پر پاکستان زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ میر واعظ مولوی فاروق نے اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے حق کو فتح بخشی۔

○ صدر نے کہا ہے کہ مخالفین کو انتقام کا نشانہ بنانے کی باتیں مسلم لیگ (ن) کی ڈس انفارمیشن مہم کا حصہ ہیں۔ حکومت سیاسی انتقام کا نشانہ بنانے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔

○ پیپلز پارٹی کے رہنما اور پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر معراج خالد کو اسلام آباد کی عالمی اسلامی یونیورسٹی کا ریکٹر مقرر کر دیا گیا ہے۔ یہ عہدہ ۵ سال کے لئے ہے۔ اور اس کا مرتبہ وفاقی وزیر کے برابر ہو گا۔

○ لاہور میں بڑے بڑے ڈاکوں کے ذمہ دار سینیٹر جہانگیر بدر کے بھائی امجد بدر کے گھر سے ۱۳ لاکھ روپے اور سابق ایم پی اے کے بھتیجے نعمان شاہ کے گھر سے ۸۶ ہزار روپے برآمد کر لئے گئے۔ تفتیشی افسروں نے دیگر ڈاکوں اور قتل کا شبہ بھی اس گینگ پر عائد کیا ہے۔ ملزموں سے خفیہ مقامات پر تفتیش کی جا رہی ہے۔

○ گجرات میں صنعتکار کے گھر ڈکیتی میں ڈاکو ۴ لاکھ روپے کا سونا اور ڈالر لوٹ کر لے گئے۔ ڈکیتی دن کے ۲ بجے کی گئی۔ خواتین پر تشدد کیا گیا۔

○ بارش نے ایک بار پھر تباہی مچا دی۔ ڈیموں اور نالوں میں پانی کی سطح بلند ہو گئی۔ راولپنڈی اسلام آباد میں شدید بارش سے نالہ لئی میں طغیانی آ گئی ہے۔ لوگ محفوظ مقامات کی طرف منتقل ہو رہے ہیں۔ سیالکوٹ اور پسرور کے کئی دیہات زیر آب آ گئے متعدد سڑکیں ٹریفک کے لئے بند ہو گئیں۔

○ وزیر اعظم کی ہدایت پر چھ نئی یونیورسٹیوں کے لئے کام شروع کر دیا گیا ہے سندھ بلوچستان میں ایک ایک، سرحد اور پنجاب میں دو دو یونیورسٹیاں قائم کی جائیں گی۔

○ پاکستان نے سری لنکا کے خلاف ون ڈے کرکٹ سیریز ۲-۱ سے جیت لی۔

○ بریگیڈئر امتیاز کے خفیہ کاغذات سے بھرے ۴ بیگ ایبٹ آباد اور مری سے مل گئے۔ بریگیڈئر امتیاز نے بیگ اپنے دفتر سے کھسکائے تھے۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ اس میں ملکی سیاست کے متعلق اہم منصوبے بھی شامل ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے ۴۹ ججوں کے سامنے ۶۰ ہزار زیر التوا مقدمات نبٹانے کا چیلنج ہے۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا ہے کہ نئے جج عدالتی تعطیلات میں بھی کام کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین ججوں کو ہر نوعیت کے مقدمات دیئے جائیں گے۔

○ نئے ججوں نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ جماعتی سوچ سے بالاتر ہو کر کام کریں گے

جیپ برائے فروخت
C.J.5 اچھی کنڈیشن۔ بلیک کلر
رابطہ۔ ۶ تا ۸ بجے شام علاوہ جمعہ
خان سینٹری ورکس
اقصیٰ روڈ ربوہ فون نمبر 831

سرحی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد چورنگی
کراچی
پروپرائیٹرز:
میاں عبداللطیف سیالکوٹی اینڈ سنز
فون: ۶۳۲۵۵۱۱
۶۳۲۰۳۴۴

پستہ